© rasailojaraid.com

مُزَارَعَةٌ

مفتی وزیر احمد، جامعہ ضیائے مدینہ، لیہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

صورتِ ثانی:

عدمِ جوازِ مزارعت کی دوسری صورت یہ ہے۔

"أَنْ يَكُوْنَ الْبَذْرُ وَالْبَقَرُ مِنْ جَانِبٍ، وَالْأَرْضُ وَالْعَمَلُ مِنْ جَانِبٍ. وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ أَيْضًا"

"بیج اور بیل ایک (آدمی کی) طرف سے، زمین اور کام دوسرے (آدمی) کی طرف سے ہو، مزارعت کی ایسی صورت بھی ناجائز ہے"۔ (بدائع الصنائع: ۲۶۱/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

دلیل: علماء احناف نے مندرجہ بالا مزارعت کی صورت کے عدمِ جواز کے کچھ دلائل یوں ذکر کئے ہیں:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"لِأَنَّ صَاحِبَ الْبَذْرِ يَصِيْرُ مُسْتَاجِرًا لِلْأَرْضِ وَالْعَامِلِ جَمِيْعًا بِبَعْضِ الْخَارِجِ، وَالْجَمْعُ بَيْنَهُمَا يَمْنَعُ صِحَّةَ الْمُزَارَعَةِ"۔

"کیونکہ جس آدمی کا بیج ہوگا وہ کھیت اور عامل دونوں کا بعض پیداوار کے عوض مستاجر ہوگا، حالانکہ زمین اور عامل دونوں کا اجتماع صحت مزارعت کے لئے مانع ہے"۔ (ایضاً)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ فَكَذَا عِنْدَ الْاِجْتِمَاعِ"

"فقط بیج یا بیل ایک طرف سے ہوں تو یہ جائز نہیں ہے اور دونوں جب اکٹھے ہوں گے تو پھر (بطریق اولیٰ) عدم جواز ہوگا"۔ (ہدایہ ۳/ ۴۲۵، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مزید برآں "فقط تخم ایک جانب سے ہو اور باقی ارکان مزارعت دوسری جانب سے ہوں یا "عمل" وغیرہ کے لئے بیل (ٹریکٹر) ایک طرف سے ہو اور دیگر اشیاء دوسری جانب سے ہوں تو دونوں صورتوں میں عدم جواز ہے"۔ جب دونوں چیزوں میں انفراد مفسد مزارعت ہے تو اجتماع کیونکر غیر مفسد ہوگا۔

علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

☆ کنایہ کا حکم یہ ہے [illegible] جب نیت یا حال کی دلالت پائی جائے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"[illegible] شرط [illegible] منفعة [illegible] [illegible] [illegible]
للمزارع [illegible] من منفعة الآلة والعمل"

"(ایسی مزارعت بھی [illegible] ایک [illegible] کہ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible]
[illegible]"

([illegible])

صورت ثالثہ

عدم جواز مزارعت کی تیسری صورت یہ ہے

"أن يكون البذر من جانب والبقر كذلك من جانب وما لا يجوز أيضا [illegible]"

"بیج ایک طرف سے ہو اور بیل ہو دوسری طرف سے تو یہ صورت (بھی مزارعت کی)
ناجائز [illegible] [illegible] ہے (فتاویٰ [illegible] ۵/۲۲۷، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

صورت رابع:

عدم جواز مزارعت کی چوتھی صورت یہ ہے

"بیل ایک طرف سے ہو اور باقی (زمین، بیج، عمل) دوسری طرف سے ہو تو مزارعت کی یہ صورت
بھی درست نہیں ہے"

تنویر الابصار اور در مختار میں ہے

"(وبطلت) في أربعة أوجه لو كانت الأرض والبقر لزيد والبقر والبذر والآخران
لآخر) أو البقر والبذر له والباقي لآخر"

"مزارعت کی چار صورتیں باطل ہیں، ایک یہ کہ زمین اور بیل زید کا ہو یا بیل اور بیج
[illegible] [illegible] کی جانب سے ہو اور بیل زید کا ہو اور باقی دوسرے آدمی
[illegible] [illegible] [illegible] مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

’’کفایہ میں ہے اور تو جان ’’مزارعت کے جواز اور فساد کے مسائل ایک ’’ضابطہ‘‘ پر مبنی ہیں۔ اور ضابطہ یہ ہے۔ ’’مزارعت کا انعقاد بطریق اجارہ ہے اور انتہاء شرکت ہے اور اس کا انعقاد زمین یا عامل کی منفعت پر ہوتا ہے ان دونوں کے علاوہ (بیل اور تخم) کی منفعت پر انعقاد جائز نہیں ہے۔ مزید لکھتے ہیں میں نے ان چار صورتوں کو ایک بیت میں جمع کیا ہے اور بیت ذیل میں ہے۔

وَالْبَذْرُ مَعَ بَقَرٍ اَوْ لَا کَذَا بَقَرٌ لَا غَیْرُ اَوْ مَعَ اَرْضٍ اَرْبَعٌ بَطَلَتْ.

(فتاویٰ شامی، ۵/۱۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مزارعت میں دو سے زاید لوگوں کا شریک ہونا:

’’مزارعت میں کبھی دو سے زاید آدمی بھی شریک ہوتے ہیں، ارکان مزارعت باہم تقسیم کر لیتے ہیں مثلاً ایک آدمی کے ذمہ تخم، دوسرے پر کھیت، تیسرے پر بیل (ہل چلانا کھیت کو ہموار کرنا) اور چوتھے کی ذمہ داری عمل ہوتا ہے۔ بہرکیف ضروریات اور وسائل کے تحت مزارعت میں شریک ہونے والے افراد اور ان کے طریقہائے کار میں بہت تنوع [illegible] ہے۔ فقہاء کرام نے مزارعت کے بیان کردہ ’’ضوابط‘‘ کے تحت متفرع جو ’’وجوہ‘‘ بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وجہ اول:

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ لَا یَصِحُّ اَنْ یَشْتَرِکَ فِی الْمُزَارَعَةِ ثَلَاثَةٌ عَلٰی اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی اَحَدِهِمَا الْاَرْضُ وَعَلَی الثَّانِیْ الْبَذْرُ وَعَلَی الثَّالِثِ الْبَقَرُ وَمَافِیْ مَعْنَاهُ مِنْ آلَاتِ الزِّرَاعَةِ‘‘

’’اسی لئے مزارعت میں تین آدمیوں کا بایں طور شریک ہونا صحیح نہیں ہے، ایک آدمی کے ذمہ ’’زمین‘‘ دوسرے پر ’’تخم‘‘ اور تیسرے کی طرف سے ’’بیل‘‘ ’’آلات زراعت‘‘ ہوں‘‘۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۳/۱۲، المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

وجہ دوم:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’اَنْ یَشْتَرِکَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَحَدِهِمُ الْاَرْضُ وَمِنَ الْآخَرِ الْبَقَرُ وَمِنَ الْآخَرِ الْبَذْرُ وَمِنَ الرَّابِعِ الْعَمَلُ وَهٰذَا لَا یَجُوْزُ اَیْضاً‘‘

’’مزارعت میں ایک جماعت بایں طور باہم شریک ہو۔ کہ ایک کی طرف سے زمین، دوسرے کی طرف سے بیل تیسرے کی طرف سے بیج اور چوتھے کی جانب سے کام ہو مزارعت کی یہ صورت بھی غیر صحیح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ بلکہ اس کے عدم جواز پر ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

"أَنَّ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ، فَأَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُزَارَعَتَهُمْ".

"چار آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسی طریقہ پر مزارعت میں شراکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مزارعت باطل قرار دی۔

(بدائع الصنائع ۲۶۱/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت کے غیر صحیح ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں۔

"أَنَّ الْبَقَرَ وَحْدَهُ لَا يَصِحُّ اسْتِئْجَارُهُ بِبَعْضِ الْخَارِجِ مِنَ الْأَرْضِ"

"تنہا بیل کو زمین کی بعض پیداوار کے عوض مستاجری پر لینا نادرست ہے"۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ۱۳۰/۳، المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

تخم زمیندار اور مزارع دونوں کی طرف سے اگر ہو؟۔

شریکین کبھی اس طرح بھی عقد مزارعت کرتے ہیں کہ بیج دونوں کی طرف سے مساوی ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا غیر صحیح ہے۔ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"أَنْ يُشْتَرَطَ فِيْ عَقْدِ الْمُزَارَعَةِ أَنْ يَكُوْنَ بَعْضُ الْبَذْرِ مِنْ قِبَلِ أَحَدِهِمَا وَالْبَعْضُ مِنْ قِبَلِ الْآخَرِ وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ، لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَصِيْرُ مُسْتَأْجِرًا صَاحِبَهُ فِيْ قَدْرِ بَذْرِهِ فَيَجْتَمِعُ اسْتِئْجَارُ الْأَرْضِ وَالْعَمَلِ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ وَأَنَّهُ مُفْسِدٌ".

"عقد مزارعت" میں یہ شرط لگائی جائے "بیج زمیندار اور مزارع دونوں کی طرف سے ہوگا"۔ مزارعت کی ایسی صورت نادرست ہے۔ کیونکہ متعاقدین میں سے ہر ایک دوسرے کا مستاجر ہوگا۔ اس کے بیج کی مقدار میں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے زمین اور عمل دونوں کا جانب واحد سے اجارہ پر حاصل کرنا لازم آئیگا اور ایسا کرنا "عقد مزارعت" کے لئے مفسد ہے۔ (بدائع الصنائع ۲۶۱/۵؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مزارعت میں اشتراک بطریق شیوع ہونا لازمی ہے۔

"زمیندار اور مزارع کے مابین ایسی شرط نہیں ہونی چاہئے جو شرکت کو ختم کرے۔ مثلاً متعاقدین نے یہ متعین کیا کہ "پیداوار تقسیم کرنے سے قبل مزارع یا زمیندار" اتنے من غلہ" اٹھالے گا، اس کے بعد جو بچے گا اسے تقسیم کیا جائیگا" یا یہ شرط لگائی "زمیندار کو مزارع اتنے من گندم وغیرہ دے گا۔ خواہ مزارع کے لئے کچھ بچے یا نہ"۔ یا یہ شرط لگائی "زمیندار یا مزارع فقط "بھوسہ" لیگا۔ دوسرا آدمی مکمل غلہ لے گا"۔

☆ مشترک وہ لفظ ہے جو ایسے ایک یا زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حالانکہ شیوع کو ختم کرنے والی جمیع صورتیں مفسد عقد مزارعت ہیں، اور ان میں بہت تنوع ہے۔ بطور تمثیل چند ملاحظہ کیجئے:

صورت اول:

"وَاَنْ یَکُوْنَ الْخَارِجُ شَائِعًا بَیْنَهُمَا تَحْقِیْقًا لِمَعْنَی الشَّرِکَةِ فَاِنْ شَرَطَا لِاَحَدِهِمَا قُفْزَانًا مُسَمَّاةً فَهِیَ بَاطِلَةٌ"۔

"کھیت سے حاصل ہونے والا غلہ دونوں کے درمیان بطور شیوع ہو شرکت کے معنی کو ثابت کرنے کے لئے، زمیندار اور مزارع میں سے ایک نے اپنے لئے معین قفیزوں کی شرط لگائی تو مزارعت باطل ہوگی"۔ (ہدایہ: ۴/۴۲۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

دلیل:

"لِاَنَّ بِهٖ تَنْقَطِعُ الشَّرِکَةُ لِاَنَّ الْاَرْضَ عَسَاهَا لَاتُخْرِجُ اِلَّا هٰذَا الْقَدْرَ وَصَارَ کَاشْتِرَاطِ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ لِاَحَدِهِمَا فِی الْمُضَارَبَةِ"

"کیونکہ ایسا کرنے سے شرکت منقطع ہو جائے گی۔ اس لئے کہ امکان ہے پیداوار بھی اس قدر ہو (جو ایک حصہ دار لے جائے اور دوسرا خالی رہ جائے) تو ایسا کرنا بعینہ اس طرح ہوگا "مضاربۃ" میں شرط لگائی گئی ہو کہ "نفع" میں سے زاید چند درھم ایک لے لیگا (باقی دونوں کے درمیان مشترک ہونگے)۔ (ایضا)

صورت ثانی:

"وَکَذَا اِذَا شَرَطَا اَنْ یَرْفَعَ صَاحِبُ الْبَذْرِ بَذْرَهٗ وَیَکُوْنُ الْبَاقِیْ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ لِاَنَّهٗ یُؤَدِّیْ اِلٰی قَطْعِ الشَّرِکَةِ فِیْ بَعْضٍ مُعَیَّنٍ اَوْ فِیْ جَمِیْعِهٖ بِاَنْ لَمْ یَخْرُجْ اِلَّا قَدْرَ الْبَذْرِ"

"اور ایسے ہی (مزارعت باطل ہوگی جب دونوں (زمیندار اور مزارع) نے یہ شرط لگائی "بیج والا بیج (کی مقدار) اٹھالیگا اور باقی ان دونوں کے درمیان "نصف بنصف" ہوگا اس کی دلیل یہ ہے۔ "یہ شرط بعض معین میں مودی الی قطع شرکت ہے یا کل پیداوار میں "ساجھ" کو ختم کرنے والی ہے۔ چونکہ ممکن ہے کھیت سے بقدر تخم پیداوار حاصل ہو۔ (ایضا)

صورت ثالث:

"وَکَذَا اِنْ شَرَطَا مَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَالسَّوَاقِیْ مَعْنَاهُ لِاَحَدِهِمَا لِاَنَّهٗ اِذَا شَرَطَ لِاَحَدِهِمَا زَرْعَ مَوْضِعٍ مُعَیَّنٍ اَفْضٰی ذٰلِکَ اِلٰی قَطْعِ الشَّرِکَةِ لِاَنَّهٗ لَعَلَّهٗ لَا یَخْرُجُ اِلَّا مِنْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ"۔

☆ جہاں [illegible] ہوگی ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''اور ایسے (مزارعت باطل ہوگی) متعاقدین نے اگر شرط یہ لگائی 'ندی'' (نالیوں، کھال کے کنارہ، ڈنڈی) پر جو فصل ہوگی، وہ ایک کی ہوگی۔ کیونکہ ان دو میں سے ایک کے لئے جب معین جگہ کی کھیتی کی شرط لگائی گئی تو پھر ایسا کرنا مفضی الی قطع الشرکت ہوگا۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کھیت سے اس جگہ کے علاوہ پیدا نہ ہو۔ (ایضاً)

صورت رابع:

''وَعَلَىٰ هٰذَا إِذَا شَرَطَ لِأَحَدِهِمَا مَا يَخْرُجُ مِنْ نَاحِيَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَلِلْآخَرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ نَاحِيَةٍ''

''علی ھذا القیاس، جب یہ شرط لگائی جائے ''کھیت کے ایک معین ''کونہ'' کی پیداوار ان دو میں سے ایک کی ہوگی اور جانب کی پیداوار دوسرے کی ہوگی۔ (ایضاً)

صورت خامس:

(فَتَبْطُلُ إِنْ) شَرَطَ (التِّبْنَ لِأَحَدِهِمَا وَالْحَبَّ لِلْآخَرِ) أَيْ تَبْطُلُ لِقَطْعِ الشَّرِكَةِ فِيمَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ''

''ایک کو ''توڑی'' اور دوسرے کے لئے ''غلہ'' کی اگر شرط لگائی گئی تو مزارعت باطل ہوگی۔ چونکہ ایسا کرنے میں مقصود میں قطع شرکت ہے''۔

(ردالمحتار علی درالمختار: ۱۹۳/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

صورت سادس:

''وَكَذَا إِذَا شَرَطَ التِّبْنَ نِصْفَيْنِ وَالْحَبَّ لِأَحَدِهِمَا بِعَيْنِهِ لِأَنَّهُ يُؤَدِّيْ إِلَى قَطْعِ الشَّرِكَةِ فِيمَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَهُوَ الْحَبُّ''

''ایسے ہی مزارعت باطل ہوگی ''بھوسے کے نصف نصف کرنے کی شرط جب لگائی گئی اور دانہ معین کرکے ان میں سے ایک کے لئے، چونکہ یہ شرط بھی مقصودی چیز (دانہ) میں مفضی الی قطع الشرکت ہے''۔

(ہدایہ: ۴۲۶/۴، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مندرجہ بالا بحث کا ماحاصل یہ ہے ''عقد مزارعت میں ہر ایسی شرط جس کی بنا پر شریکین میں سے کوئی ایک حقدار ٹھہرے اور دوسرے کو کچھ نہ ملے مفسد عقد مزارعت ہے۔

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی نے مندرجہ بالا وجوہ کھیتی کی پیداوار کی شرائط کے ذیل میں بایں ترتیب بیان کی ہیں:

''تُشْتَرَطُ شُرُوْطٌ إِذَا لَمْ تَحَقَّقْ فَسَدَ الْعَقْدُ وَهِيَ'':

☆ جب غالب رائے ... کے ساتھ مشترک کے کسی معنی کو ترجیح حاصل ہوجائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(متعاقدین کے مابین زمین سے پیدا ہونے والی فصل کی بابت) چند شرائط ہیں، بجز ان کے تحقق کے "عقد مزارعت" فاسد ہے اور وہ شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ "اَنْ یَکُوْنَ مَعْلُوْمًا فِی الْعَقْدِ، لِاَنَّہٗ بِمَثَابَۃِ الْاُجْرَۃِ وَجَھَالَتُھَا تُفْسِدُ الْاِجَارَۃَ"

شرط اول یہ ہے۔ "عقد مزارعت میں (پیداوار کا حصہ) کا معلوم ہونا"۔ "چونکہ اجرت کا نامعلوم ہونا مفسد اجارہ ہے"۔

۲۔ "اَنْ یَکُوْنَ مُشْتَرَکًا بَیْنَ الْعَاقِدَیْنِ، فَلَوْ شُرِطَ تَخْصِیْصُہٗ بِاَحَدِھِمَا فَسَدَ الْعَقْدُ"۔

دوسری شرط یہ ہے۔ "پیداوار کا زمیندار اور مزارع کے درمیان مشترک (ساجھ) ہونا۔ ان دو میں سے کسی ایک کے لئے مخصوص پیداوار کی اگر شرط لگائی گئی تو "عقد مزارعت" فاسد ہوگا"۔ (مثلاً زمیندار کے لئے فی ایکڑ سے دس من پیداوار کے خاص کر لئے اور باقی جو کچھ بچے وہ مزارع کا ہوگا)۔

۳۔ "اَنْ یَکُوْنَ النَّاتِجُ مَعْلُوْمَ الْقَدْرِ کَالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَنَحْوِہٖ، لِاَنَّ تَرْکَ التَّقْدِیْرِ یُؤَدِّیْ اِلَی الْجَھَالَۃِ الْمُفْضِیَۃِ اِلَی الْمُنَازَعَۃِ۔

تیسری شرط یہ ہے۔ "پیداوار کی مقدار کا (متعاقدین کے لئے) معلوم ہونا، مثلاً نصف، تہائی، چوتھائی یا اسی طرح حصہ کی کوئی اور مقدار کا (زمیندار اور مزارع کے) لئے معلوم ہونا۔ کیونکہ ترک ذکر مقدار ایسی جہالت کی طرف مودی ہے جو مفضی الی النزاع ہے"۔

۴۔ "اَنْ یَکُوْنَ النَّاتِجُ جُزْءًا مُشَاعًا بَیْنَ الْعَاقِدَیْنِ، فَلَوْ شُرِطَ لِاَحَدِھِمَا مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ کَاَرْبَعَۃِ اَمْدَادٍ اَوْ بِقَدْرِ الْبَذْرِ، لَمْ یَصِحَّ الْعَقْدُ، لِجَوَازِ اَلَّا یَنْتُجَ اِلَّا ذٰلِکَ الْقَدْرُ"۔

"پیداوار کا حصہ مزارع اور زمیندار کے درمیان بطریق شیوع ہو، ان دونوں میں سے کسی ایک لئے مقدار معلوم کی شرط اگر لگائی مثلاً چار "مد" یا تخم کی مقدار تو عقد صحیح نہیں ہوگا، چونکہ امکان ہے "فصل" فقط اس قدر ہو"۔

"وَلَا یَصِحُّ اَیْضًا اشْتِرَاطُ کَوْنِ النَّاتِجِ عَلَی السَّوَاقِیْ اَوِ الْجَدَاوِلِ لِاَحَدِھِمَا، لِاحْتِمَالِ اَلَّا یَنْبُتَ الزَّرْعُ اِلَّا فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ، لَا یَصِحُّ اَیْضًا اشْتِرَاطُ کَوْنِ التِّبْنِ لِاَحَدِھِمَا وَلِلْآخَرِ الْحَبُّ، لِاَنَّ الزَّرْعَ قَدْ تُصِیْبُہٗ آفَۃٌ، فَلَا یَنْعَقِدُ الْحَبُّ، وَلَا یَخْرُجُ اِلَّا التِّبْنُ"۔

"علامہ موصوف پیداوار کے حوالہ سے مزید لکھتے ہیں "عاقدین میں سے کسی ایک کے لئے "نالیوں پر اگنے والی فصل کی شرط لگانا بھی غیر صحیح ہے۔ کیونکہ یہ احتمال ہے کہ "پیداوار صرف اسی مقام پر ہو، نیز (عقد مزارعت میں) یہ شرط لگانا بھی نادرست ہے "مزارع اور زمیندار میں سے ایک کے

☆ لفظ ہبہ، تملیک اور بیع کے ساتھ نکاح منعقد ہو جاتا ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لئے "بھوسہ" اور دوسرے کے لئے "دانے" ہو۔ کیونکہ فصلات کبھی اس طرح آفت زدہ ہوتی ہیں کہ فقط "توڑی" حاصل ہوتی ہے اور کچھ نہیں"۔

" وَاشْتَرَاطُ الْمَالِكِيَّةِ تَسَاوِي الْعَاقِدَيْنِ فِي قِسْمَةِ النَّاتِجِ وَأَجَازَ الشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ كَالْحَنَفِيَّةِ تَفَاوُتَ الْعَاقِدَيْنِ فِي الْخَارِجِ النَّاتِجِ." "مالکیوں نے متعاقدین کے درمیان پیداوار برابر تقسیم کرنے کی شرط لگائی ہے۔ شوافع اور حنابلہ احناف کی طرح پیداوار تقسیم کرنے میں تفاوت کے جواز کے قائل ہیں"۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ ۸/۲۸۶، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

احکام مزارعت صحیحہ:

امام علاء الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"لِلْمُزَارَعَةِ الصَّحِيحَةِ أَحْكَامٌ"۔ "مزارعت صحیح کے چند احکام ہیں۔

۱۔ "أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ الْمُزَارَعَةِ مِمَّا يَحْتَاجُ الزَّرْعُ إِلَيْهِ لِإِصْلَاحِهِ فَعَلَى الْمُزَارِعِ لِأَنَّ الْعَقْدَ تَنَاوَلَهُ وَقَدْ بَيَّنَّاهُ"۔

"زراعت کا ہر وہ کام جو کھیتی کی اصلاح کے لئے ضروری ہو، وہ مزارع پر لازم ہوتا ہے، چونکہ "عقد مزارعت اسے شامل ہوتا ہے۔ اور ہم اس مسئلہ کو پہلے بیان کر چکے ہیں"۔

(بدائع الصنائع ۵/۲۶۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

۲۔ "أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ مِنْ بَابِ النَّفَقَةِ عَلَى الْمُزَارِعِ مِنَ السِّرْقِينِ وَقَلْعِ الْحَشَاوَةِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَعَلَيْهِمَا عَلَى قَدْرِ حَقِّهِمَا"۔

"کھیتی باڑی میں گوبر (کھاد) اور جڑی بوٹیوں کے تلفی عمل (زہر پاشی) کے اخراجات متعاقدین پر ان کے حصے کے بقدر ہوں گے"۔ (ایضا)

۳۔ "إِذَا لَمْ تُخْرِجِ الْأَرْضُ شَيْئًا فَلَا شَيْءَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا أَجْرَ الْعَمَلِ وَلَا أَجْرَ الْأَرْضِ سَوَاءٌ كَانَ الْبَذْرُ مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ أَوْ مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْأَرْضِ بِخِلَافِ الْمُزَارَعَةِ الْفَاسِدَةِ أَنَّهُ يَجِبُ فِيهَا أَجْرُ الْمِثْلِ وَإِنْ لَمْ تُخْرِجِ الْأَرْضُ شَيْئًا"۔

"کھیت سے کچھ اگر حاصل نہ ہو تو زمیندار اور مزارع کے لئے کوئی شئی نہیں ہوگی، کام کی اجرت نہ کھیت کی، خواہ تخم عامل کی جانب سے ہو یا "رب الارض" کی طرف ہو، بخلاف مزارعت فاسدہ کے، چونکہ اس میں "اجرت مثلی" واجب ہوتی ہے زمین سے کچھ بھی اگرچہ حاصل نہ ہو۔ (ایضا)

☆ اگر مشترک کا کوئی معنی متکلم کے بیان سے ترجیح پائے تو وہ "مفسر" کہلاتا ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ "اَنْ یَکُوْنَ الْخَارِجُ بَیْنَھُمَا عَلَی الشَّرْطِ الْمَذْکُوْرِ، لِاَنَّ الشَّرْطَ قَدْ صَحَّ فَیَلْزَمُ الْوَفَاءُ بِہٖ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ "اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِھِمْ"۔

"شرط مذکور کی بنا پر پیداوار دونوں کے درمیان (تقسیم) ہوگی، کیونکہ شرط صحیح ہے اور اسی وجہ سے تکمیل لازم ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِھِمْ"۔ (ایضا)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ مزارعت صحیح کے بابت لکھتے ہیں:

"وَاِذَا صَحَّتِ الْمُزَارَعَۃُ فَالْخَارِجُ عَلَی الشَّرْطِ لِصِحَّۃِ الْاِلْتِزَامِ وَاِنْ لَّمْ تُخْرِجِ الْاَرْضُ شَیْئًا فَلَا شَیْءَ لِلْعَامِلِ لِاَنَّہٗ یَسْتَحِقُّہٗ شَرِکَۃً وَلَا شَرِکَۃَ فِیْ غَیْرِ الْخَارِجِ وَاِنْ کَانَتْ اِجَارَۃً فَالْاَجْرُ مُسَمًّی فَلَا یَسْتَحِقُّ غَیْرَہٗ بِخِلَافِ مَا اِذَا فَسَدَتْ لِاَنَّ اَجْرَ الْمِثْلِ فِی الذِّمَّۃِ وَلَا تَفُوْتُ الذِّمَّۃُ بِعَدَمِ الْخَارِجِ"۔

"مزارعت جب صحیح ہوگی تو پیداوار صحت التزام کی وجہ سے شرط کے مطابق ہوگی، کھیت سے کوئی شئی اگر پیدا نہیں ہوئی تو "مزارع" کے لئے کوئی چیز نہیں ہوگی، کیونکہ عامل کا استحقاق شرکت کے لحاظ سے ہوتا ہے، بجز پیداوار کے اس کی شرکت نہیں ہے۔ اور اگر "اجارہ" ہو تو مزدوری متعین ہے، بخلاف مزارعت فاسدہ کے کیونکہ (مزارعت فاسدہ) میں "اجرت مثلی" ذمہ میں ہوتی ہے، پیداوار نہ ہونے کی وجہ سے اجرت ذمہ سے ساقط نہیں ہوگی۔ (ہدایہ:۴/۴۲۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور) .... جاری ہے۔

ماہنامہ فقہ اسلامی کے سن ۲۰۱۴ء کے مکمل شماروں پر مشتمل

پندرھویں جلد دستیاب ہے

خواہش مند حضرات رابطہ کریں

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

ماہنامہ فقہ اسلامی۔ خطیب ہاؤس۔ پی ۹۸ پنجاب ٹاؤن

وائرلیس گیٹ ملیر ہالٹ کراچی۔ 0312-2090807

☆ اہل بیان کے نزدیک استعارہ، مجاز کی ایک قسم ہے ☆

© rasailojaraid.com